www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

نمبر شمار	اردو الفاظ	الفاظ متعلقہ
		خُسُوم (۵)
۲۵	بددعا دینا	لَعَنَ ۔ سَحَقَ ۔ بَعُدَ ۔ اِبْتَهَلَ (۴)
۲۶	بدصورت بنانا، ہونا	مَسَخَ ۔ كَلَحَ ۔ قَبُحَ (۳)
	بدفالی اور بدشگونی	دیکھیے "بدبختی" اور "نامبارک"
۲۷	بدکاری ۔ بدکار	زنا ۔ بغاء ۔ فاحشۃ ۔ سفح (۴)
۲۸	بدل دینا	بَدَّلَ ۔ حَوَّلَ ۔ غَيَّرَ ۔ حَرَّفَ اور تَحَرَّفَ ۔ نَكَّسَ ۔ داول (۶)
۲۹	بدلہ	بَدَل ۔ ب ۔ عَدْل ۔ اجر ۔ جزاء ۔ ثواب ۔ عِقاب ۔ وبال ۔ کفارۃ ۔ قِصاص ۔ دِیۃ ۔ فِدیۃ (۱۲)
۳۰	بدلہ دینا	جَزَى ۔ ثَوَّبَ اور آثاب ۔ عَذَّبَ ۔ دَانَ (۴)
۳۱	بدلہ لینا	عَاقَبَ ۔ اِنْتَصَرَ ۔ اِنْتَقَمَ (۳)
۳۲	بدمست ہونا	نَزَفَ ۔ غال (غول) سکر (۳)
	برانگیختہ کرنا	دیکھیے "ابھارنا"
۳۳	برا ۔ برائی	بِئْسَ ۔ شر اور شریر ۔ ساء ۔ سُوْء ۔ سَيِّئَة ۔ سيء ۔ قَبُحَ (۲)
۳۴	برا بھلا کہنا	ذَمَّ ۔ عَتَبَ ۔ لَامَ ۔ ثَرَّبَ (۴)
۳۵	برا لگنا	نَقَمَ ۔ نکر (۲)
۳۶	برابر ہونا، کرنا	عدل ۔ سواء ۔ سَوّٰى اور استوى (۲)
۳۷	برباد ہونا ۔ کرنا / ضائع ہونا ۔ کرنا	ضَلَّ اور اَضَلَّ ۔ حَبِطَ اور اَحْبَطَ ۔ بطل اور اَبْطَلَ ۔ اَضَاعَ (۴)
۳۸	برداشت کرنا	حِلْم ۔ صَبر ۔ كَظَم (۳)
۳۹	بڑا ۔ (بزرگ)	کبیر اور اکبر ۔ عظیم اور اعظم ۔ جلیل اور ذوالجلال ۔ مجید (۴)
۴۰	بڑائی	كِبْر ۔ جَلَال ۔ جَدّ (۳)
۴۱	بڑھنا ۔ بڑھانا	زَادَ اور ازداد ۔ كَثُرَ اور كَثَّرَ ۔ عَفَا ۔ ضَاعَفَ ۔ تَطَوَّعَ ۔ نَفَلَ ۔ اَرْبَى (۸)

نمبر شمار	اردو الفاظ	الفاظ متعلقہ
۴۲	بستی ۔ بستی والے	قَرْيَة ۔ بَدْو ۔ اَعْرَاب (۳)
۴۳	بکری	غَنَم ۔ مَعْز (۲)
۴۴	بکھرنا، پراگندہ ہونا	اِنْبَثَّ ۔ اِنْتَشَرَ ۔ اِنْتَثَرَ (نثر) اِنْفَضَّ ۔ اِسْتَطَارَ (طير) (۵)
	بکھیرنا	دیکھیے "پھیلانا" اور "اڑانا"
	بگاڑ	" "خرابی"
	بگاڑنا	" "خراب کرنا"
	بلانا	" "پکارنا"
۴۵	بلند کرنا	رَفَعَ اور اَنْشَاَ
۴۶	بلند ہونا	عَلَا ۔ بَسَقَ ۔ شَمَخَ
۴۷	بنانا	جَعَلَ ۔ بَنٰى ۔ صَنَعَ ۔ اِتَّخَذَ (۴)
۴۸	بند کرنا	غَلَّقَ ۔ وَصَدَ ۔ قَصَرَ ۔ قَبَضَ (۴)
۴۹	بُننا	حَبَكَ ۔ وَضَنَ (۲)
۵۰	بوجھ	ثقل ۔ حَمل اور حِمل ۔ وَقر اور وِقر ۔ وِزر ۔ اِصر ۔ كَلّ ۔ وَزَن اور مَوَازِين (۷)
۵۱	بوجھل (گراں ہونا)	ثَقُلَ ۔ كَلَّ ۔ اٰدَ ۔ كَبُرَ اور كَبِيرَة ۔ (۴)
	بوجھ اٹھانا	دیکھیے "اٹھانا"
۵۲	بوڑھا	شَيْخ ۔ شَيْب ۔ كَهْل ۔ عَجُوز ۔ مُعَمَّر ۔ عوان ۔ فارض (۷)
۵۳	بوسیدہ ہونا	بَلِيَ ۔ وَهِيَ ۔ رَمَّ ۔ رَفَتَ ۔ نَخِرَ (۵)
۵۴	بولنا	لَفَظَ ۔ نَطَقَ ۔ نَصَحَ ۔ اَعْرَبَ ۔ اَعْجَمَ ۔ تَكَلَّمَ اور لَحَنَ (۷)
۵۵	بہانا اور بہنا	سَالَ اور اَسَالَ ۔ اَفَاضَ ۔ سَكَبَ ۔ سَفَكَ ۔ سَفَحَ ۔ فَجَرَ اور جرى (۷)
۵۶	بہانہ ۔ بہانہ بنانا	عَذَرَ ۔ عَذَر ۔ اِعْتَذَرَ ۔ فِتْنَة (۲)
۵۷	بہتان	بُهْتَان ۔ اِفْك ۔ افتراء (۳)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری ہے:

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا (۱۳/۷) — اللہ تعالیٰ نے شیطان سے فرمایا تو جنت سے نکل جا تجھے شایاں نہیں کہ تو یہاں غرور کرے۔

۹۔ فَرِهَ، بمعنی خوش ہونا۔ اکڑنا اور فرہ بمعنی ماہر ہونا۔ حاذق ہونا۔ خوش ہونا۔ سبک ہونا اور فَارِهٌ بمعنی چست چالاک۔ جس کی مہارت ظاہر ہو (منجد) گویا فَرِهَ اپنے ہنر اور فن کے کمال پر خوش ہونے اترانے اور فخر کرنے کے لیے آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَتَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فَارِهِينَ (۱۴۹/۲۶) — اور تکلف سے پہاڑوں میں تراش تراش کر گھر بناتے ہو۔ (جالندھریؒ)

فخریہ عمارتیں بناتے ہو (مودودیؒ)

ماحصل: (۱) فَرِحَ: خوشیاں منانا۔ خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی بجائے ان پر اترانا۔

(۲) بَطِرَ: کفرانِ نعمت اور ان کا غلط استعمال کرنے لگنا اور دوسروں کو خاطر میں نہ لانا۔

(۳) مَرِحَ: ناز و ادا سے اکڑ اکڑ کر چلنا شدت الفرح

(۴) اختال: متکبرانہ چال چلنا اور دوسروں کو حقیر سمجھنا۔

(۵) فَخَرَ: ایسی باتوں پر اترانا جنہیں کسی کا اپنا کچھ دخل نہ ہو۔

(۶) أَشَرَ: خود پسند اور لاف زنی کرنے والا ڈھینگیں مارنا

(۷) تَمَطّٰى: گھمنڈ کی وجہ سے بازو پھیلا کر تیز تیز چلنا۔

(۸) تَكَبَّرَ: گھمنڈ کا آخری درجہ۔ حق بات کو رد کر دینا اور لوگوں کو حقیر جاننا۔

(۹) فرہ: اپنے فن کی مہارت پر اترانا۔

۶۔ اٹکل پچو یا من گھڑت باتیں کرنا

کے لیے خَرَصَ، اِخْتَلَقَ (خلق)، اِفْتِرَاء (فری) اور تَقَوَّلَ (قول) کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ خَرَصَ، محض ظن اور تخمین سے کام لینا۔ خَرَصَ النَّخْلَةَ سے یہ مراد ہے کہ محض اٹکل سے اندازہ لگانا کہ اس کھجور کے درخت پر کتنا پھل ہوگا اور خرّاص اس شخص کو کہتے ہیں جو اکثر کاموں میں محض اندازہ اور تخمینہ سے کام لیتا ہو۔ (منجد) ایسا آدمی عموماً جھوٹا اور ناقابلِ اعتماد ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے:

قُتِلَ الْخَرّٰصُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي غَمْرَةٍ سَاهُونَ ۔ يَسْأَلُونَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ (۵۱/۱۰ تا ۱۲) — اٹکل دوڑانے والے ہلاک ہوں، جو بے خبری میں بھولے ہوئے ہیں۔ پوچھتے ہیں کہ جزا کا دن کب ہوگا؟

۲۔ اِخْتَلَقَ، خَلَقَ بمعنی کوئی چیز پیدا کرنا جس کا مواد کچھ نہ کچھ پہلے موجود ہو اور اختلاق کے معنی ایسی بات جس میں کچھ تھوڑی بہت حقیقت بھی ہو تو اس میں جھوٹ سچ ملا کر اس کو ہموار، چکنا اور ملائم بنانا (م ل) بناوٹی اور خود تراشیدہ بات۔ اختراع (مف) یہ لفظ جھوٹی بات سے مختص ہے جیسے اس طرح ہموار کیا گیا ہو کہ وہ سچ معلوم ہو۔ (فق ل ۱۱۲) ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمع عِظَام آتی ہے۔ عَظِیم کا لفظ بھی اجسام و اعیان دونوں صورتوں میں استعمال ہوتا ہے۔ (مف) اور اعظم اسم تفضیل ہے بمعنی بہت بڑا یا بزرگ یا سب سے بڑا اور بزرگ۔ اب مثالیں دیکھیے:

(۱) وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (۲/۷) اور ان کافروں کے لیے بڑا عذاب ہے۔

(۲) فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ (۵۶/۹۶) تو آپ اپنے پروردگار بزرگ کے نام کی تسبیح کرتے رہئے۔

ایک قوم میں کبیر اور اکبر بہت سے لوگ ہو سکتے ہیں لیکن عظیم ایک ہی ہوتا ہے۔ (فق ل ۱۵۰)

۳۔ ذوالجلال، جلال قدر و منزلت میں بڑائی کو کہتے ہیں۔ ذو الجلال بمعنی عظیم المرتبت اور جلیل کے معنی بڑی بڑی عظیم الشان اشیاء کو پیدا کرنے والا ہے (مف) اور بمعنی اپنے عظیم الشان کاموں کی وجہ سے مستحق تعریف ذات (فق ل ۱۵۰) ارشادِ باری ہے:

تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ (۵۵/۷۸) بڑی برکت ہے نام کو تیرے رب کے، جو بڑائی والا اور عظمت والا ہے۔ (عثمانیؒ)

۴۔ مجید، مجد کے معنی شان و شوکت میں بڑا اور وسیع الشان ہونے کے ہیں (مف)۔ اور ابن الفارس کے نزدیک، وہ جو کرم و عزت و شرافت میں انتہائی حد کو پہنچا ہوا ہو (م ل) اور بمعنی لوگوں کی نظروں میں بڑا ہو (م ق)۔ ارشادِ باری ہے:

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ (۸۵/۱۵) اور وہ بخشنے والا اور محبت کرنے والا ہے۔ عرش کا مالک، بڑی شان والا۔

ماحصل: (۱) کَبِیر، بڑائی کے لیے عام لفظ ہے۔ عموماً اجسام اور ظاہری صفات میں بڑائی کے لیے آتا ہے۔

(۲) عَظِیم: جس میں بڑائی کے علاوہ قوت اور شدت پائی جائے۔ جس طرح حقیر اصغر سے کم تر ہے اسی طرح عظیم اکبر سے اوپر ہے۔

(۳) ذُوالْجَلَال: قدر و منزلت میں بزرگ۔ اور عظیم الشان کاموں کی وجہ سے حمد کا مستحق۔

(۴) مَجِید: شان و شوکت میں بزرگ رعب و داب میں بڑا۔

۳۹— بڑائی (بزرگی)

کے لیے کِبَر، جَلَال اور مَجد کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ کِبَر: عموماً عمر میں بڑائی کے لیے آتا ہے۔ بمعنی بڑھاپا۔ جیسے فرمایا:

وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ (۲/۲۶۶) اور اسے بڑھاپا آ پہنچے اور اس کے ننھے ننھے بچے ہوں۔

نیز کِبر بمعنی اظہار عظیم الشان (فق ل ۲۰۴) اپنی شان کی بڑائی کا اظہار تکبّر ہے۔ یہ صفت اللہ تعالیٰ کے لیے سزاوار ہے۔ باقی سب کے لیے مذموم ہے۔ قرآن میں ہے:

اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ (۴۰/۵۶) ان کے دلوں میں بڑائی اور تکبر کے سوا کچھ نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ (۶۷/۲۳) اسی کے رُوبرو تم جمع کیے جاؤ گے۔

۲۔ مَدَّ کسی چیز کو لمبائی میں کھینچ کر پھیلانا اور لمبا کر دینا (م ل)۔ (مف) گویا مدّ کے معنی لمبا کرنا اور پھیلانا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ (۲۵/۴۵) بھلا تم نے اپنے پروردگار (کی قدرت کو) نہیں دیکھا کہ وہ سائے کو کس طرح دراز کر (کے پھیلا) دیتا ہے۔

۳۔ دَحٰی اور طَحٰی: یہ دونوں حقیقتاً ایک ہی لفظ ہیں۔ صرف لہجہ یا علاقائی لغت کا فرق ہے۔ اور اس کا معنی دور دور تک پھیلا دینا ہے۔ اس کی تفصیل بچھانا میں گزر چکی ہے۔

۴۔ نَشَرَ کے معنی کسی چیز کو پھیلانا، خبر مشہور کرنا (م ل) اور اس کی ضد طوی بمعنی لپیٹنا ہے۔ کہتے ہیں نشرتُ الکتابَ ثمّ طویتُہ میں نے کتاب کھولی پھر بند کر دی۔ ارشادِ باری ہے:

وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ۔ (۴۲/۲۸) اور وہی تو ہے جو لوگوں کے ناامید ہونے کے بعد بارش برساتا ہے اور اپنی رحمت (یعنی بارش کی برکت) کو پھیلا دیتا ہے۔

۵۔ بَسَطَ کے معنی کسی چیز کو کھولنا، پھیلانا اور وسیع کرنا ہے۔ اور بساط کے معنی وسیع زمین بھی ہے۔ اور وسعت بھی (مف) اور اس کی ضد قبض بھی آتی ہے (۲/۲۴۵) اور قدر بھی۔ (۱۳/۲۶) ارشادِ باری ہے:

اَللّٰهُ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ۔ (۳۰/۴۸) خدا ہی تو ہے جو ہواؤں کو چلاتا ہے تو وہ بادل کو ابھارتی ہیں۔ پھر خدا اس کو جس طرح چاہتا ہے آسمان میں پھیلا دیتا ہے۔

۶۔ بَثَّ: بمعنی پراگندہ کرنا اور بکھیرنا۔ اور بثّ پراگندگی حال اور سخت غم کو بھی کہتے ہیں (منجد) گویا بثّ پھیلانا کے معنوں میں یوں استعمال ہوتا ہے کہ اس چیز کے اجزاء بکھرے ہوئے ہوں۔ جیسے گرد و غبار (۵۶/۶) یا شمع کے پروانے (۱۰۱/۴) ارشادِ باری ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً (۴/۱) لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو۔ جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا۔ اس سے اس کا جوڑا بنایا۔ پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد اور عورت (پیدا کر کے روئے زمین پر) پھیلا دیے۔

ماحصل:

(۱) ذَرَأَ: بمعنی پیدا کرنا اور پھیلانا۔
(۲) مَدَّ: پھیلانا اور لمبا کرنا۔
(۳) دَحٰی اور طَحٰی: دور دور تک پھیلانا
(۴) نَشَرَ: اٹھانا، پھیلانا اور مشہور کرنا۔
(۵) بَسَطَ: کھولنا۔ پھیلانا اور وسیع کرنا۔
(۶) بَثَّ: اس طرح پھیلانا کہ اس کے اجزاء پراگندہ اور بکھرے ہوں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَرْعٰی بمعنی چارہ بھی اور چراگاہ بھی (مف) کسی چیز کو ضائع ہونے سے بچانا۔ اور بیرونی خطرات پیدا ہونے کے اسباب دُور کرنا (ضد اہمال) بمعنی ریوڑ کا چرواہا کے بغیر ہونا (فق ل ۱۰) ارشادِ باری ہے:

كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ (۲۰/۵۴) خود بھی کھاؤ اور اپنے چارپایوں کو بھی چراؤ (یا کھلاؤ)

لفظ رَعٰی کا بنیادی معنی چونکہ تربیت اور نگہداشت ہے لہٰذا اس کا اطلاق انسانوں پر بھی ہو سکتا ہے۔ بادشاہ راعی ہے اور پبلک رعیت۔

۲۔ اَسَامَ: سَوْمٌ کے بنیادی معنی دو ہیں (۱) طلب (۲) روانگی یعنی کسی چیز کی طلب میں روانہ ہو جانا سامت الاِبِل بمعنی اونٹ چرنے کے لیے چراگاہ کی طرف چلے گئے۔ اور اَسَامَ بمعنی چرانے کو لے جانا (مف) ارشادِ باری ہے:

وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ (۱۶/۱۰) اور اس بارش سے درخت (بھی شاداب ہوتے) ہیں جنھیں تم اپنے چارپایوں کو چراتے ہو۔

ماحصل: (۱) رَعٰی: بمعنی چرانا اور نگہداشت کرنا۔ (۲) اَسَامَ: چرانے کے لیے لے جانا۔

۹۔ چڑھنا (اُوپر کو)

کے لیے عَرَجَ، رَقِیَ، صَعِدَ، ظَهَرَ، رَهِقَ اور تَسَوَّرَ کے الفاظ آئے ہیں۔

نوٹ: سورج اور سیارات کے چڑھنے یا طلوع ہونے کے لیے دیکھیے نکلنا۔

۱۔ عَرَجَ: کے معنی میں دو باتیں پائی جاتی ہیں۔ جھکاؤ اور بلندی (م۔ل) عَرَجَ بمعنی لنگڑا کر چلنا اور اَعْرَج لنگڑے کو کہتے ہیں۔ اور عَرَجَ فِي السُّلَّم بمعنی سیڑھی پر چڑھنا ہے۔ قرآن میں ہے:

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا (۱۵/۱۴) اور اگر ہم آسمان کا کوئی دروازہ ان پر کھول دیں۔ اور وہ اس میں چڑھنے بھی لگیں تو بھی یہی کہیں کہ ہماری آنکھیں مخمور ہو گئی ہیں۔

۲۔ رَقِیَ: کے معنی جھاڑ پھونک کرنا بھی ہیں اور بلندی پر چڑھنا بھی۔ اس طرح کہ اس میں اپنی وسعت کے مطابق قوت صرف کی جائے۔ آہستہ آہستہ نرم رفتار سے اُوپر چڑھنا (منجد) کہا جاتا ہے اِرْقَ عَلٰى ظَلْعِكَ یعنی اپنی ہمت کے مطابق چڑھو۔ اپنے نفس پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالو۔ (منجد۔ مف) اور کہا جاتا ہے رَقِيْتُ فِي العلم والشرف میں نے علم اور شرف میں ترقی کی (فق ل ۱۵۲) گویا اس کا استعمال عام ہے۔ قرآن میں ہے:

اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ (۱۷/۹۳) یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے چڑھنے کو بھی نہیں مانیں گے جب تک کہ کوئی کتاب نہ لاؤ جسے ہم پڑھ بھی لیں۔

۳۔ صَعِدَ: کے مفہوم میں دو باتیں بنیادی طور پر پائی جاتی ہیں (۱) بلندی (۲) مشقت (م۔ل) یعنی کسی بلند

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بند کرنا۔ اور ردم الثوب بمعنی کپڑے میں پیوند لگانا (منجد) ہے۔ قرآن میں ہے:

فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّۃٍ اَجْعَلْ بَیْنَکُمْ وَ بَیْنَهُمْ رَدْمًا (۱۸/۹۵) — (ذوالقرنین نے جواب دیا) تم لوگ مجھے قوتِ (بازو) سے مدد دو تو تمہارے اور ان کے درمیان ایک مضبوط دیوار بنا دوں گا۔

۴۔ سُوْر: ابن الفارس کے الفاظ میں یدل علی علو وارتفاع (م۔ل) یعنی اونچی اور بلند دیوار جسے پھاند کر اندر داخل نہ ہو سکیں۔ اور یہ دیوار کسی مکان کی نہیں بلکہ کسی فصیل قلعہ یا احاطہ کی ہوتی ہے۔ اور سُوْرَۃُ المدینۃ شہر پناہ کو کہتے ہیں (مف) ارشاد باری ہے:

فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ (۵۷/۱۳) — سو ان کے درمیان ایک دیوار کھینچ دی جائے گی، جس میں ایک دروازہ ہوگا۔

۵۔ بُنْیَان: بَنٰی بمعنی تعمیر کرنا۔ عمارت بنانا، اس طرح کہ اس کے سب اجزاء ایک دوسرے میں پھنسے ہوئے ہوں۔ اور بُنْیَان ہر اس تعمیر کو کہتے ہیں جو یہ شرط پوری کرے خواہ یہ صرف بنیاد ہو یا کوئی دیوار یا پوری عمارت۔ ارشادِ باری ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا کَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ (۶۱/۴) — اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند فرماتا ہے جو اس کی راہ میں یوں قطار باندھ کر لڑتے ہیں جیسے سیسہ پلائی ہوئی دیوار۔

ماحصل: (۱) جِدَار: کسی مکان یا احاطہ کی دیوار۔

(۲) سَدّ: دو چیزوں کی درمیانی بنائی ہوئی دیوار جو روک کا کام دے۔

(۳) ردم: ایسی سَدّ جس کے سب رخنے اچھی طرح بند کر دیے گئے ہوں۔

(۴) سُوْر: فصیل وغیرہ کی بلند دیوار جس کو پھاندا نہ جا سکے۔

(۵) بُنْیَان: ایسی دیوار یا تعمیر جس کے اجزاء مضبوطی سے آپس میں پھنسے ہوئے ہوں۔

۳۔ دیوانہ۔ دیوانہ پن

کے لیے مَجْنُوْن[۱]، خَبْط[۲]، مَفْتُوْن[۳] اور سُعُر[۴] کے الفاظ قرآنِ کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ مَجْنُوْن: جَنَّ بمعنی کسی چیز پر چھا کر اسے ڈھانپ دینا۔ حواس پر پردہ پڑ جانا۔ (منجد) اور مَجْنُوْن وہ شخص ہے جس کے ہوش و حواس جاتے رہیں۔ اہلِ عرب مجنون کو مجنون اس لیے کہتے تھے کہ ان کے خیال میں جنّ انسان میں داخل ہو کر اسے دیوانہ بنا دیتا ہے۔ اس لحاظ سے اس کے یہ معنی ہوں گے وہ شخص جسے جنّوں نے دیوانہ کر دیا ہو۔ آسیب زدہ۔ ارشادِ باری ہے:

کَذٰلِکَ مَآ اَتَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ (۵۱/۵۲) — اس طرح ان سے پہلے بھی کوئی رسول ایسا نہیں آیا جسے لوگوں نے جادوگر یا دیوانہ نہ کہا ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلتَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ۔ (۲۱/۵۲) لوگوں سے کہا۔ یہ کیا مورتیں ہیں جن کے سامنے تم اعتکاف میں بیٹھے رہتے ہو۔

ماحصل: (۱) ھَيْئَةٌ: کسی چیز کا رف ساڈھانچہ۔ خواہ حسی ہو یا ذہنی۔

(۲) شَكْلٌ: صورت میں مشابہت رکھنے والی چیزیں۔

(۳) صُوْرَةٌ: کسی چیز کے امتیازی خدوخال (۴) تِمْثَالٌ: کسی اصل چیز کی نقل۔ تصویر۔ مورت۔ مجسمہ وغیرہ۔

۱۲۔ شکل وصورت بنانا

کے لیے صَوَّرَ، خَلَقَ اور تَمَثَّلَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ صَوَّرَ: بمعنی تصویر کھینچنا۔ شکل بنانا (منجد) اس لفظ کا اطلاق بالعموم جاندار اشیاء پر ہوتا ہے اور جاندار اشیاء کی صورت بنانا اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے۔ ارشادِ باری ہے:

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ (۳/۶) وُہی تو ہے جو (ماں کے) پیٹ میں جیسی چاہتا ہے تمہاری صورتیں بناتا ہے۔

۲۔ خَلَقَ: مادہ پر صورت کی تکمیل سے پہلے کے ابتدائی نقش ونگار بنانا۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے:

ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ (۲۲/۵) پھر اس بوٹی سے جس کی بناوٹ کامل بھی ہوتی ہے اور ناقص بھی۔

۳۔ تَمَثَّلَ: بمعنی اپنی شکل وصورت میں تبدیلی پیدا کرکے کسی دوسرے کی شکل وصورت کی مانند بن جانا روپ دھارنا۔ ارشادِ باری ہے:

فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا (۱۹/۱۷) ہم نے مریمؑ کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا تو وہ ان کے سامنے ٹھیک آدمی کی شکل بن گیا۔

۱۳۔ شگاف

کے لیے فُطُوْر اور فُرُوْج کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

۱۔ فُطُوْر: فَطَرَ بمعنی کسی چیز کو لمبائی کے رخ پھاڑنا (مف) یا چیرنا ہے۔ اور اِنْفَطَرَ کے معنی چر جانا ہے (عثمانیؒ) گویا فُطُوْر ایسے شگاف کو کہتے ہیں جس کی چوڑائی لمبائی کی نسبت بہت کم ہو۔ درز یا دراڑ۔ قرآن میں ہے:

فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ (۶۷/۳) اپنی نگاہ (آسمان کی طرف) اٹھا۔ کیا تجھے کوئی شگاف نظر آتا ہے؟

۲۔ فُرُوْج: فَرَجَ کے معنی میں کشادگی کا تصور پایا جاتا ہے، پھٹنے یا چرنے کا نہیں۔ فَرَجَ بمعنی کھولنا۔ کشادہ کرنا۔ کھلا کرنا (منجد) فَرَجَ بمعنی دو چیزوں یا ایک ہی چیز کے دو حصوں کے درمیان وسعت۔ اور فرج الطریق بمعنی راستہ کا درمیانی حصہ (منجد۔ مف) سوراخ یا شگاف خواہ اس کی ساخت میں ہو یا بعد میں واقع ہو۔ ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (۶۷/۲) تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں سے کون اچھے کام کرتا ہے؛

دوسرے مقام پر ہے:

لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا۔ (۴/۱۱) تم نہیں جانتے کہ فائدے کے لحاظ کون تم سے زیادہ قریب ہے؛

۲۸ ـــــ کوئی

کے لیے اَحَدٌ اور مَنْ اور مِنْ کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ اَحَدٌ بمعنی بے نظیر۔ لاثانی۔ یکتا۔ اکیلا جیسے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (۱۱۲/۱) اور اسمائے ترکیبی میں ایک کے معنی دیتا ہے۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ وغیرہ (مؤنث اِحْدٰی) اور اس کا تیسرا استعمال یہ ہے کہ کل کے کسی ایک جزو کو ظاہر کرتا ہے۔ مثبت اور منفی دونوں طرح آتا ہے۔ اور عموماً ذوی العقول کے لیے آتا ہے مثلاً؛

فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ (۱۲/۷۸) تو ہم تمام میں سے کوئی ایک لے لو۔

اور جب یہ منفی استعمال ہو تو "کوئی بھی" کا معنی دے گا۔ مثلاً؛

فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ۔ (۶۹/۴۷) تو پھر تم میں سے کوئی بھی ہمیں اس سے روکنے والا نہ ہوتا۔

۲۔ مَنْ اور مِنْ؛ یہ دونوں حروف بعض دفعہ کل کے غیر معین جزو یا اجزاء کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ مَنْ ذوی العقول کے لیے آتا ہے اور جو کوئی۔ جو شخص کا معنی دیتا ہے جیسے؛

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ۔ (۲/۸) اور ان لوگوں میں سے کوئی ایسا ہے جو کہتا ہے یا ایسے ہیں جو کہتے ہیں) کہ ہم اللہ پر ایمان لائے۔

اور مِنْ عموماً غیر ذوی العقول کے لیے آتا ہے۔ جیسے فرمایا؛

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ۔ (۱۷/۴۴) اور کوئی چیز نہیں مگر اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتی ہے۔

ماحصل: (۱) اَحَدٌ کا استعمال کل کے ایک جزو اور عموماً ذوی العقول کے لیے۔

(۲) مَنْ، کا استعمال ایک جزو یا کئی اجزاء عموماً ذوی العقول کے لیے اور مِنْ کا استعمال غیر ذوی العقول کے لیے بھی ہوتا ہے۔

۲۹ ـــــ کہ ـــ گویا کہ

کے لیے اَنَّ، کَاَنْ، کَاَنَّ، کَاَنَّمَا اور اَلَّا کے الفاظ آئے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ اَوْثَقَ: بمعنی کسی عہد و پیمان وغیرہ کو مضبوط اور قابلِ اعتماد بنانا۔ یا کسی کو رسیوں وغیرہ سے مضبوط جکڑنا۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَا یُوْثِقُ وَثَاقَہٗٓ اَحَدٌ (۸۹/۲۶) اور نہ کوئی ویسا جکڑنا جکڑے گا۔

دوسرے مقام پر ہے:

وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَمِیْثَاقَہُ الَّذِیْ وَاثَقَکُمْ بِہٖ (۵/۷) اور خدا نے جو تم پر احسان کیے ہیں انہیں یاد کرو۔ اور اس عہد کا بھی جس کا تم سے مضبوط اقرار لیا تھا۔

ان کے علاوہ قرآن کریم میں درج ذیل الفاظ بھی انہی معنوں میں آئے ہیں: شَدَّ، اَتْقَنَ، رَبَطَ، اَزَرَ، عَقَدَ، وَکَّدَ، سَنَّدَ، رَصَّ، شَیَّدَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۴۔ شَدَّ: کسی چیز کا فی نفسہ قوی اور مضبوط ہونا (م۔ ل) لازم اور متعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ اور شدید بمعنی سخت اور اَشُدّ بمعنی جوانی کی عمر جس میں قوت اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

نَحْنُ خَلَقْنٰھُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَھُمْ۔ (۷۶/۲۸) ہم نے انھیں پیدا کیا اور ان کے جوڑ بند مضبوط کیے۔

۵۔ اَتْقَنَ الْاَمْرَ: بمعنی کام کو مضبوطی سے بنانا۔ اور تَقَّنَ الْاَرْضَ بمعنی زمین کو کیچڑ والے پانی سے سیراب کرکے طاقتور بنانا۔ اور رَجُلٌ تِقْنٌ کام کو بھروسے کے ساتھ سرانجام دینے والا۔ کام میں ماہر (منجد) اور بمعنی کام میں عقلمند، کام کو درست کرنے والا (م۔ ق) گویا اتقن کے معنی کسی چیز کو مہارت کے ساتھ مضبوط بنانا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

صُنْعَ اللّٰہِ الَّذِیْٓ اَتْقَنَ کُلَّ شَیْءٍ۔ (۲۷/۸۸) (سب مخلوق) اللہ کی کاریگری (کا نمونہ) ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا۔

۶۔ رَبَطَ: بمعنی مضبوط باندھنا محاورہ ہے۔ ربط اللّٰہُ علی قلبہ اللہ تعالیٰ نے اس کے دل کو قوت بخشی اور صبر عطا فرمایا۔ اور رِبَاط بمعنی وہ چیز جس سے کوئی چیز باندھی جائے۔ اور رَابِطَہ بمعنی تعلق۔ ملاپ (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰی فٰرِغًا اِنْ کَادَتْ لَتُبْدِیْ بِہٖ لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰی قَلْبِھَا (۲۸/۱۰) اور موسیٰ کی ماں کا دل بیقرار ہو گیا۔ اگر ہم اس کے دل کو مضبوط نہ کر دیتے تو قریب تھا کہ وہ اس بات کو ظاہر کر دے۔

۷۔ اَزَرَ: اَلْاِزْرُ بمعنی جڑ۔ تہبند۔ اور الازار بمعنی چادر۔ تہبند۔ پردہ۔ پشتہ۔ دیوار۔ اور اَزَرَ النبات بمعنی نباتات کا گتھ جانا۔ اور آزَرَہٗ بمعنی قوت پہنچانا۔ مضبوط کرنا (منجد) گویا اَزَرَ کسی کو قوت دے کر اسے آہستہ آہستہ مضبوط کرنے کے لیے آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔہٗ اس کھیتی کی طرح جس نے اپنی سوئی نکالی،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

				طبعی وفات ہو گی۔
۲۷	مُحمَّدؐ صلی اللہ علیہ وسلم	۶۳	۸۱ / پیدائش ۲۲ اپریل ۵۷۱ء	خاتم الانبیاء۔ اور افضل الانبیاء ہیں ۶۱ واسطہ سے سلسلۂ نسب حضرت اسماعیلؑ سے ملتا ہے۔ درمیانی عرصہ اڑھائی ہزار سال سے زائد ہے۔ مولد مکہ معظمہ ہے۔ یتیم ہی پیدا ہوئے۔ قرآن کریم میں آپ کا نام احمدؐ بھی مذکور ہے۔ چھ سال کی عمر میں والدہ بھی انتقال کر گئیں آٹھویں سال سے کر ۵۰ سال کی عمر تک اپنے چچا ابوطالب کی زیرنگرانی رہے۔ بچپن ہی سے امین اور صادق کے القاب سے مشہور ہوئے۔ ۴۰ سال کی عمر میں نبوت عطا ہوئی۔ آپ کی تبلیغ پر سارا عرب جو آپؐ کی صفات بیان کرتے تھکتا نہ تھا آپ کا جانی دشمن بن گیا۔ یہود و نصاریٰ کو بڑی تکلیف یہ تھی کہ یہ نبی جب بنی اسرائیل سے نہیں تو نبی کیسے ہو سکتا ہے۔ مشرکین کی سمجھ میں یہ بات نہ آتی تھی کہ وہ ۳۶۰ خدا جو اُن کی مختلف طرح کی ضروریات کے کفیل اور اللہ کے نائب سمجھے جاتے تھے، یہ سارا کام ایک اکیلا خدا کیونکر سرانجام دے سکتا ہے۔ معاشرہ میں اونچ نیچ کی تمیز۔ لوٹ مار کا شغل، قتل و غارت کا مستقل دھندا، فحاشی اور شراب نوشی ایسی باتیں تھیں جو اس معاشرہ میں رچ چکی تھیں۔ ان باتوں کے خلاف آپ نے تبلیغ شروع کی تو سب دشمن بن گئے۔ آپ کا مشن تمام انبیاء سے زیادہ کٹھن تھا کیونکہ آپ تمام دنیا کے لیے مبلّغ اور ان کی اصلاح کے لیے آئے تھے۔ جب جان کا خطرہ حد سے بڑھ گیا تو ۵۳ سال کی عمر میں مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے اور ایک نوزائیدہ اسلامی مملکت کی بنا ڈالی۔ پہلے صرف مشرکینِ مکہ دشمن تھے۔ اب یہود بھی ساتھ شامل ہو گئے اور ایک منافقین کا طبقہ بھی وجود میں آ گیا۔ آپ کی بقایا دس گیارہ سالہ زندگی پیہم جہاد اور غزوات میں گزری۔ تا آنکہ عرب کا سارا علاقہ اسلام کے زیرنگین آ گیا۔ اور آپؐ بفضلہٖ تعالیٰ اپنے مشن میں کامیاب ہوئے۔ ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی اور ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ کے حجرہ میں دفن ہوئے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۔ فرشتے

فرشتوں کا کام تسبیح و تقدیس الٰہی ہے اور وہ تدبیر کائنات پر بھی مامور ہیں۔ درج ذیل فرشتوں کا ذکر قرآن میں آیا ہے:

۱۔ جبریلؑ: آپ کو روح اور رُوح الامین بھی کہا گیا ہے۔ انبیاء تک اللہ کا پیغام پہنچانا ان کی ڈیوٹی ہے۔ انبیاء کے دل مہبطِ جبریل ہوتے ہیں اور یا پھر اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید ان کا شغل ہے۔

۲۔ میکال یا میکائیل، بادل اور بارش سے متعلقہ تدبیر پر مامور ہیں۔ یہود ان دونوں فرشتوں سے دشمنی رکھتے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ